2572

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ۝١ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ کَمْ اَهْلَکْنَا
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ
مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۝٤ ج اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا
وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِکُمْ ج اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝٦ ج مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ
الْاٰخِرَةِ ج اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ج ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّکْرُ مِنْ بَیْنِنَا ط بَلْ هُمْ فِیْ
شَکٍّ مِّنْ ذِکْرِیْ ج بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ ط اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّکَ
الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ ج اَمْ لَهُمْ مُّلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا قف فَلْیَرْتَقُوْا
فِی الْاَسْبَابِ ۝١٠ (ص ۳۸/ ۱ تا ۱۰ * ت: ح)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱. قسم ہے قرآن کی جو سراسر نصیحت ہے (ہمارا نازل کیا ہوا ہے) پر منکر سرکشی اور مقابلہ میں پڑے ہیں ۝ ان سے پیشتر ہم بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر وہ چلانے لگے (مگر بے سود کیونکہ) رہائی کا وقت نہ رہا تھا ۝ اور منکر تعجب کرنے لگے کہ انھیں میں کا ایک شخص ڈرانے والا آیا اور منکر کہہ اٹھے کہ یہ تو جادوگر بڑا کذاب (جھوٹا) ہے ۝ کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود کر دیا البتہ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ۝ ان ہی سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ اٹھو چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو یہ تو ایک فریب کی بات ہے ۝ یہ بات تو ہم نے پچھلے دین ہی میں نہیں سنی تھی یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے ۝ کیا ہم ہی سے اسی پر نصیحت اتاری گئی بلکہ ان کو تو میری نصیحت ہی میں شک ہے بلکہ انھوں نے ابھی میرا عذاب کبھی نہیں چکھا ۝ کیا ان کے پاس خدائے غالب و فیاض کے خزانے ہیں ۝ کیا آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے ان کی حکومت ہے پھر تو ان کو سیڑھیاں لگا کر اوپر چڑھ جانا چاہیے۔ (کہ جا کر خدا سے لڑیں)

ص (۳۸/ ۱ تا ۱۰ * ت: ح)

2573

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سورت ص مکی ہے اس میں اٹھاسی آیات اور پانچ رکوع ہیں۔

۱۔ ص حروف مقطعات میں سے ہے بعض علماء کے نزدیک یہ سورۃ کا نام ہے۔ "قسم ہے قرآن، سراپا نصیحت کی (دعوت محمدی حق ہے)"۔ واو قسمیہ کا ہے یعنی ہمیں قرآن کی قسم ہے جس میں تمہاری دینی اور دنیوی سعادتوں کا مفصل بیان ہے اور جواب قسم محذوف ہے یعنی دین محمدی حق ہے۔

۲۔ اگرچہ اسلام کی حقانیت اور دعوت محمدی کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہے لیکن کفار از راہ غرور و عناد اس کو تسلیم نہیں کرتے

۳۔ کفار کی ہٹ دھرمی پر انہیں سرزنش کی جا رہی ہے کہ تم سے پہلے کئی جو لوگ تھے غرور سے مست تھے اور ضد ہوں سے بلاوجہ عداوت رکھتے تھے ان پر جب ہمارا عذاب آیا تو ان کے سارے نشے ہرن ہو گئے ساری دشمنیاں بھول گئے اور لگے چلانے اور فریاد کرنے لیکن انہیں صاف صاف بتا دیا گیا کہ مہلت کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں اب یہ واویلا لغو اور بے سود ہے۔ (ضیاء القرآن)

۴۔ یہ کفار اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ انہیں کی قوم اور جنس میں سے ایک شخص خدا کا رسول کیوں کر ہو گیا (یعنی حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اس کو "ساحر" اور "کاذب" بتاتے ہیں

۵۔ بہت سے معبودوں کو چھوڑ کر ایک معبود (یعنی اللہ کی عبادت کا حکم دیتے ہیں ان بہت سے معبودوں کی جگہ ایک کو قائم کرتا ہے یہ تعجب کی بات ہے۔

۶۔ (قریش کے اوسادات عتبہ شیبہ ابی خلف اور ابوجہل وغیرہ پر مشتمل) کفار کی جماعت اٹھ کھڑی ہوئی کہ اٹھو چلو اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو یہ ایک بنی بات ہے۔ یہ تو ایک فریب کی بات ہے۔ (تفسیر حقانی)

۷۔ یہ بات تو جو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہتے ہیں یہودیت اور نصرانیت میں بھی نہیں ان سے بھی نہیں سنا کہ اللہ ایک ہے یہ قرآن کی من گھڑت بات ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۸۔ وہ (کفار قریش) انہیں چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہونے کو بعید سمجھتے تھے

2574

ان کا یہ دعویٰ ان کی جہالت اور قلتِ عقل کی دلیل ہے جو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن کریم کے
نزول کو بعید سمجھا * وہ یہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے ابھی اللہ کے عذاب کا ذائقہ نہیں چکھا۔ اپنے
دعویٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے کا انجام انہیں اس وقت پتہ چلے گا جب انہیں نارِ جہنم کی
طرف بلایا جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

9۔ کیا نبوت کی چابیاں ان کے پاس ہیں کہ جسے چاہیں دے دیں۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ نبوت
اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ ایسا کوئی روکنے والا
نہیں ہے کیوں کہ وہ غالب ہے اس پر کوئی چیز غالب نہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے
عطا فرماتا ہے

10۔ پہلے کفار کا رد فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان کے پاس رحمت کے خزائن نہیں ہیں۔ پھر فرمایا
ان کا اس عالم جسمانی میں کوئی دخل نہیں جو رحمت رب کے خزائن کا ایک چھوٹا سا
جز ہے تو پھر انہیں مقام نبوت جیسے بلند و بالا امر میں تصرف کرنے کا کیسے حق ہوتا * اگر
انہیں آسمانوں اور زمین میں کچھ قدرت اور سلطنت ہے تو سیڑھی لگا کر عرش پر چڑھ جائیں
اور اس پر بیٹھ کر اس کائنات کی تدبیر کریں اور جن کو اچھا سمجھتے ہیں ان پر وحی نازل کریں
ان سے استہزا کے لئے فرمایا آسمان پر چڑھو۔ قتادہ و مجاہد فرماتے ہیں اسباب سے
مراد آسمان کے دروازے ہیں اور وہ راستے ہیں جو ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف
جاتے ہیں الغرض ہر وہ چیز جو کسی چیز تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ دروازہ ہو یا راستہ وہ
سبب ہے۔ (تفسیر مظہری - ک)

لغوی اشارے ○ ص : صاد حروف مقطعات میں سے ہے ○ عِزَّۃ : عزت، غلبہ، زور، زور آ
اقبال ○ شقاق : ضد، مخالفت، تشابہ ○ مناص : بھاگنا، پناہ لینا ○ عَجِبُوا : انہوں نے
تعجب کیا ○ اِنطَلَقَ : وہ چل کھڑا ہوا ○ اِمشُوا : تم چلو ○ یُرَادُ : مقصود ہے، ارادہ کی جاتی
اختلاق : افتراء، بہتان طرازی ○ وَهَّاب : بہت عطا کرنے والا ○ (لغات القرآ

تفہیمی خلاصہ ① حضرت ابن عباسؓ کے بیان کو احمد ترمذی نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ جناب ابو طالب ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ قریش کے رؤساء آپ کی عیادت کے لئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی تشریف لائے۔ قریش نے حضور انورؐ کی شکایت کی اور جناب ابو طالب سے کہا کہ آپ ان سے کہیں کہ ہمارے خداؤں کو برا بھلا نہ کہیں تو ہم انہیں اور ان کی دعوت کے بارے میں کچھ نہ کہیں گے۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا چچا جان میں ان سے صرف ایک بات کا اقرار چاہتا ہوں جس کی وجہ سے سارا عرب اور عجم ان کا مطیع ہو جائے گا تمام سرداروں نے کہا وہ کیا بات ہے بتایئے حضور اکرمؐ نے فرمایا تم کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ سن کر سارے قریش برہم ہوئے انکار کیا اور چلے گئے اس وقت یہ سورت ص کا نزول ہوا ⊖ عزت اس حالت کا نام ہے جو مغلوب ہونے سے مانع ہے ⊖ قرآن مجید ذکر کے لئے مخصوص ہے ⊖ شے کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے ⊖

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ ١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ
وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ ١٢ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّأَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ط أُولٰٓئِكَ
الْأَحْزَابُ ۝ ١٣ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ ١٤ ع وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ
إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ ١٥ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا
قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ ١٦ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْأَيْدِ ج
إِنَّهٗٓ أَوَّابٌ ۝ ١٧ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ ١٨ لا وَالطَّيْرَ
مَحْشُوْرَةً ط كُلٌّ لَّهٗٓ أَوَّابٌ ۝ ١٩ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ
وَهَلْ أَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ م إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ ٢١ لا إِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ
مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ج خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا
تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ إِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝ ٢٢

(درحقیقت) کفار کے لشکروں میں سے یہ ایک حقیر سا لشکر ہے جسے وہاں (بدر میں) شکست دے دی جائے گی ۝ جھٹلایا
ان سے پہلے قوم نوح، عاد اور میخوں والے فرعون نے ۝ اور ثمود، قوم لوط اور اصحاب ایکہ نے۔ یہی وہ گروہ ہیں (جن کا ذکر
پہلے گزر چکا) ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو (ان پر) لازم ہو گیا میرا عذاب ۝ اور نہیں انتظار کر رہے ہیں یہ (کفار)
مگر ایک کڑک کی جس کے بعد کوئی مہلت نہیں ہوگی ۝ اور (مذاقاً) کہتے ہیں اے ہمارے رب جلدی دیدے ہمارا حصہ
(کا عذاب) یوم حساب سے پہلے ۝ (اے حبیب!) صبر کرو ان کی (نامعقول) باتوں پر اور یاد فرماؤ ہمارے بندے
داؤد کو جو بڑا طاقتور تھا اور (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا ۝ ہم نے فرمانبردار بنا دیا تھا پہاڑوں کو وہ ان کے
ساتھ تسبیح پڑھتے تھے عشاء اور اشراق کے وقت ۝ اور پرندوں کو بھی تسبیح کے وقت جمع ہو جاتے سب ان کے فرمانبردار
۝ اور ہم نے مستحکم کر دیا ان کی حکومت کو اور ہم نے بخشی انہیں دانائی اور فیصلہ کن بات کرنے کا ملکہ ۝ اور کیا آئی
آپ کے پاس اطلاع فریقان مقدمہ کی جب انہوں نے دیوار پھاند کر عبادت گاہ کی ۝ اور جب اچانک داخل ہوئے داؤد
پر پس آپ کچھ گھبرائے ان سے۔ انہوں نے کہا ڈریے نہیں ہم تو مقدمے کے دو فریق ہیں زیادتی کی ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر
آپ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ فرمائیے اور بے انصافی نہ کیجئے اور دکھائیے ہمیں سیدھا راستہ ۝

(ص : ۳۸ ✱ ۳۸/۱۱ تا ۲۲)

۱۱۔ ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور ایذا دیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تسکین خاطر کے لئے پچھلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا۔

۱۲۔ "ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون" جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں سے بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔

۱۳۔ "اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے" جو شعیب علیہ السلام کی قوم سے تھے "یہ ہیں وہ گروہ" جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے مشرکین مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔

۱۴۔ "ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا" یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی تو ان پر عذاب لازم ہو گیا تو ان ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب ان پر عذاب اترے گا (کنز الایمان۔ حاشیہ)

۱۵۔ اور آپ کی قوم (کفار مکہ) جو تکذیب پر مصر ہے صرف دوسری صور کی منتظر ہے جس میں دم لینے کی گنجائش نہ

۱۶۔ اور اللہ تعالیٰ نے جب اپنی کتاب میں اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کا تذکرہ کیا تو کفار مکہ کہنے لگے اے ہمارے رب ہمارا نامہ اعمال روز حساب سے پہلے ہی ہمیں دے دے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ

۱۷۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ان لوگوں کی تکذیب پر صبر کیجئے اور ان کے سامنے ہمارے (خاص) بندے داؤد علیہ السلام کا ذکر کیجئے جو عبادت میں بڑی قوت والے تھے اور اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کی طرف بڑے رجوع ہونے والے تھے

۱۸۔ ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان (داؤدؑ) کے ساتھ صبح وشام تسبیح کریں

۱۹۔ اور اسی طرح پرندوں کو بھی حکم کر رکھا تھا جو کہ ان کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور پہاڑوں اور پرندوں

میں سے ہر ایک ذکر خداوندی میں مصروف رہتا ہے (تفسیر ابن عباسؓ)

۲۰۔" اور ہم نے مستحکم کر دیا ان کی حکومت کو اور ہم نے بخشی انہیں دانائی اور فیصلہ کن بات کرنے کا ملکہ"
ہیبت، نصرت اور لشکروں کی کثرت کے ذریعہ سے ہم نے ان کے اقتدار کو مستحکم کیا * حکمت سے
مراد نبوت، کمال علم اور پختہ عمل ہے * حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا فصل الخطاب سے مراد یہ قاعدہ
ہے کہ "گواہ مدعی پر ہوگی قسم منکر پر" کیوں کہ اس طرح فیصلہ کرنے سے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔
* فصل خطاب سے مراد گواہ اور قسمیں ہیں * فصل الخطاب سے مراد فیصلہ کرنے کی بصیرت ہے *
بیان الکلام یعنی ایسا کلام جس کا مقصود بغیر کسی التباس کے مخاطب پر ظاہر ہو جائے * فصل الخطاب
سے مراد حمد و ثنا کے بعد أمّا بعد کا قول ہے۔

۲۱۔" اور کیا آئی ہے آپ کے پاس اطلاع فریقین مقدمہ کی جب انہوں نے دیوار پھاندی عبادت گاہ کی"
اللہ تعالیٰ نے ان (حضرت داؤدؑ) کی عبادت کے دن انسانی شکل میں دو فرشتے بھیجے۔ چونکہ دربان کے روکنے
پر وہ دیوار پھاند کر آپ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ کو محسوس نہ ہوا کیوں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے
اس وقت معلوم ہوا جب وہ آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ فرشتے جبرائیلؑ اور میکائیلؑ تھے

۲۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی گھبراہٹ کی وجہ یہ تھی کہ وہ دو آدمی اس دن آپ کے پاس پہنچے جب کسی کو
بھی اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ دوسرا یہ کہ وہ لوگ اوپر سے آئے اس وجہ سے
آپ کو اندیشہ لاحق ہوا۔ آنے والوں نے کہا ہمارا آپس میں جھگڑا ہے ہم میں بعض نے بعض
پر زیادتی کی ہے اور ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائیں ہمیں آپ عدل کا راستہ دکھائیں (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ① مَهْزُوْمٌ : شکست خوردہ، مغلوب ① أَوْتَادْ : میخیں ① فُوَاقْ : درمیانی
وقفہ ① قِطَّنَا : حصہ جو کاٹا جائے ① أَيْد : قوی ہونا ① أَوَّابٌ : بہت رجوع ہونے والا ①
مَحْشُوْرَة : قرار گاہ سے نکال کر کہیں جمع کی ہوئی جماعت ① شَدَدْنَا : ہم نے قوت دی ① فَصْلَ الْ
أمّا بعد، حق کو باطل سے جدا کرنے والا کلام، قول فیصل ① تَسَوَّرُوْا : انہوں نے دیوار کو پھاندا ① (ل و

تفہیمی خلاصہ ① حدیث شریف میں ہے: مومن آپس میں عمارت کی طرح ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کو مضبوط و محفوظ رکھتے

⊖ اصحاب الایکہ: جھاڑی والے یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی ⊖ حدیث شریف میں ہے جو اونٹنی کے دوہنے
کی مقدار (وقت) مسجد میں اعتکاف بیٹھا تو اس نے اولادِ اسماعیلؑ سے غلام آزاد کیا ⊖ صبر کی تین قسمیں ہیں
ترکِ شکوہ، سچی رضا، سچے دل سے قضا و قدر ماننا ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ
کے نزدیک محبوب ترین روزے [اور (نفلی) نماز] داؤد علیہ السلام کے ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار۔ آپ
پہلی آدھی رات سوتے اور پچھلی رات کی دو تہائی عبادت کرتے اور چھٹا حصہ آرام فرماتے ⊖ حضرت داؤد علیہ السلام
پہاڑوں کی تسبیح اپنے کانوں سے سنتے تھے یہ آپ کا معجزہ ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشراق
کی آٹھ رکعتیں پڑھیں ⊖ اشراق اور ضحی (چاشت) دو علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں ⊖ صبح کی نماز اور ظہر کی
نماز کا درمیانی حصہ چاشت کی نماز کا ہے ⊖ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کو خوش
سے نوازا ⊖ جب آپ کی آواز پہاڑوں کو پہنچتی تو وہ جھومنے لگتے اور آپ کے ساتھ ذکر و تسبیح میں مشغول ہو جاتے ⊖
جب پرندے سنتے تو وہ بھی سبوح و قدوس میں سرمست ہو جاتے ⊖

2580

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَ
عَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا
٢٣ مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
١ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝
٢٤ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ ٢٥ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا
نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ ٢٦ ع

یہ میرا بھائی ہے اس کے (پاس) ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دنبی ہے یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے ٥ انھوں نے کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملالے بے شک تم پر ظلم کرتا ہے۔ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں۔ ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد نے خیال کیا کہ (اس واقعہ سے) ہم نے ان کو آزمایا تو انھوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا ٥ تو ہم نے ان کو بخش دیا۔ اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے ٥ اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ (خلیفہ) بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب (تیار) ہے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ٥ (ج: ۳۸/۲۳تا۲۶ *ت)

۲۳۔ جب وہ اپنا تنازعہ پیش کرتے ہیں ان میں سے ایک کہنے لگا کہ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس ۹۹ دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہی دنبی ہے۔ یہ مجھے کہتا ہے کہ یہ ایک دنبی بھی مجھے دے دو میں اس کی حفاظت کروں گا اس طرح میری دنبیوں کی تعداد پوری سو ہو جائے گی اور تو اس دنبی کی حفاظت کی جھنجھٹ سے چھوٹ جائے گا * یہ جب بات کرتا ہے تو چھا جاتا ہے اور

اور سننے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ یہ سمجھا ہے اور میری داد رسی کرنے کے بجائے الٹا مجھے ہی مجرم قرار
دے دیا جاتا ہے اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ اس مطلب سے مجبور سے ثابت کرتا ہے کہ میں
جواب دینے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا ۔

۲۴ ۔ آپ نے فریقین کی باتیں سننے کے بعد فیصلہ دیا کہ یہ اس کا سراسر زیادتی ہے یہ اتنا حریص ہے
کہ ننانوے دنبیوں سے بھی اس کی چشم آز سیر نہیں ہوئی بجائے اس کے کہ اپنے بھائی کے پاس
صرف ایک دنبی دیکھ کر اسے رحم آئے اور اپنے دس بیس دنبیاں اپنے پاس سے دے دے تاکہ
اس کی حالت سنبھل جائے اور برادرانہ تعلقات کی لاج بھی رہ جائے، وہ اس کے پاس
ایک دنبی بھی نہیں دیکھ سکتا اسے بھی چھین لینا چاہتا ہے یہ سراسر ظلم اور صریح زیادتی ہے۔
☆ فرمایا اکثر حصہ داروں کا یہی دستور ہے بڑے حصہ والا اپنے سے کم حصہ والے اور کمزور کو تنگ
ہی نہیں بلکہ محروم کر دیتا ہے البتہ وہ حصہ دار جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور نیک اعمال کے
خوگر ہیں وہ اپنے حصہ داروں پر جبر نہیں کرتے ان کا حق نہیں چھینتے بلکہ حق و انصاف اور مروت
و اخلاص کے تقاضوں کو ہر حالت میں ہمیشہ پورا کرتے ہیں ☆ یہ فیصلہ سنانے کے بعد معاً حضرت داؤد
کو کوئی اپنی بات یاد آگئی اور یہ خیال کیا کہ یہ تو میری آزمائش کی جا رہی ہے فوراً مغفرت طلب
کرنے لگے اور سجدہ میں گر گئے ۔ یہاں راکعاً سے مراد ساجداً ہے " یہ آیت سجدہ ہے" (ضیاء القرآن)

۲۵ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " پس ہم نے ان کی تقصیر معاف کر دی اور مغفرت کے بعد ہماری بارگاہ میں ایسا
مقام حاصل ہو گیا جو بلا کیف اور احاطہ تحریر سے وراء ہے اور جو کمال اور قدرومنزلت کمال بندگی اور
اور آپ کی توبہ و استغفار کی وجہ سے نصیب ہوا اگر ان سے یہ تقصیر نہ ہوتی تو انہیں حاصل نہ

۲۶ ۔ حق تعالیٰ کا فرمان ہے " اے داؤد ہم نے بے شک تجھے زمین میں نائب کیا " یعنی اپنا نائب بنایا کہ
نبوت کے ساتھ سلطنت عامہ بھی بخشی " تو لوگوں میں سچا حاکم کر " فریقین کے بیانات سن کر
فیصلہ کرنا محض اپنے علم پر نہ کرنا ۔ کیوں کہ قاضی کا فیصلہ گواہی و قسم وغیرہ پر ہوتا ہے فیصلہ بالحق
" اور خواہش کے پیچھے نہ جانا " ھویٰ سے مراد لوگوں کی خواہشات نفسیہ ہیں نہ کہ اپنی خواہش نفس

کیوں کہ وہ نہ تو لوگوں کی نفسی خواہش اور رب کی رضا میں فنا ہو چکی۔ حاکم کو چاہیے کہ فیصلہ کے وقت مخلوق کی وقعت سے دل خالی کرے محض رب کو راضی کرنے کے لئے فیصلہ کرے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ⦶ اَخِی: میرا بھائی ⦶ تسع و تسعون: ننانوے ⦶ نعجۃٌ: ایک دنبی ⦶ عَزَّنی: اس نے مجھ پر زبردستی کی ⦶ خلطاء: شرکا ⦶ خَرَّ: وہ گر پڑا ⦶ اَنَابَ: وہ رجوع ہوا ⦶ زلفٰی: درجہ، مرتبہ ⦶ ھوٰی: ناجائز نفسانی خواہش، ناجائز رغبت ⦶ نَسُوا: وہ بھول گئے ([illegible]

تفہیمی خلاصہ ⦶ حدیث شریف میں ہے کہ جب تمہارے پاس دو جھگڑا کرنے والے آئیں تو دوسرے سے پوچھے بغیر فیصلہ میں عجلت نہ کرنا ⦶ ظلم کرنا نفس کی عادت ہے ⦶ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ ص کا سجدہ کر کے فرمایا کہ حضرت داؤدؑ نے توبہ کا سجدہ کیا ہم شکر کا سجدہ ادا کرتے ہیں ⦶ حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے قاعدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام کے ایک سبط میں نبی اور دوسرے سبط میں سے بادشاہ لیکن حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ دو عہدے عطا کئے گئے تھے آپ حکم الٰہی سے مقدموں کے امور کو حسن تدبیر سے انجام دیتے ⦶ حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت کی مدت چالیس سال تھی ⦶ حدیث شریف میں ہے کہ زمین پر مبغوض ترین کوئی معبود باطل نہیں سوائے خواہش نفسانی کے ⦶

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ج فَوَيْلٌ
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ ٢٧ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ز اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ ٢٨ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ٢٩ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ
سُلَيْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ ٣٠ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ
الْجِيَادُ ۝ ٣١ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ج حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ ٣٢
رُدُّوْهَا عَلَيَّ ط فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ ٣٣ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا
عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ ٣٤ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ
مِّنْ بَعْدِيْ ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ٣٥

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنایا یہ کافروں کا گمان ہے تو کافروں کی خرابی ہے آگ سے ۝ کیا ہم انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان جیسا کر دیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بے حکموں کے برابر ٹھہرا دیں ۝ یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں ۝ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا (فرمایا) کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ۝ جب کہ اس پر پیش کیے گئے تیسرے پہر کو کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ۝ تو سلیمان نے کہا مجھے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لئے پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ۝ پھر حکم دیا کہ انہیں میرے پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ۝ اور بے شک ہم نے سلیمان کو جانچا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر رجوع لایا ۝ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بے شک تو ہی بڑی دین والا

(۳۸/۲۷ تا ۳۵ * ت: ک)

۲۷۔ (کفار و ملحدین کی تردید کرتے ہوئے فرمایا) زمین و آسمان کا یہ سارا نظام عبث اور بے مقصد نہیں ہے

اس کائنات کے خالق ہم ہی ہیں اور ہم نے کوئی چیز بھی عبث اور بے مقصد پیدا نہیں کی ہم علیم بھی ہیں حکیم بھی
ہمارا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ قیامت آئے گی اور ضرور آئے گی اس روز متقی اور پرہیزگار ہمارے
انعامات سے مالامال ہوں گے اور فاسق و فاجر ذلیل و خوار ہو کے رسوا ہوں گے۔ ہر قسم کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی

۲۸۔ کیا ہم لوگوں کو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے
کام کئے جیسا کہ حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو کہ
شرک کرتے پھرتے ہیں جیسا کہ عتبہ، شیبہ، ولید نے حضرات علی و حمزہ و عبیدہ سے مقابلہ کیا نتیجہ
یہ ہوا کہ حضرت علیؓ نے ولید بن عتبہ کو اور حضرت حمزہ نے عتبہ بن ربیعہ کو اور حضرت عبیدہؓ نے شیبہ کو قتل

۲۹۔ یہ قرآن جو ہم نے بذریعہ وحی آپ پر نازل کیا ایک بابرکت کتاب ہے جس میں ایمان والوں کے لئے
رحمت و مغفرت ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت حاصل کریں

۳۰۔ اور ہم نے حضرت داؤدؑ کو حضرت سلیمانؑ فرزند عطا کیا بہت ہی زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کی تابعداری کی طرف
رجوع ہونے والے تھے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۳۱۔ اللہ تعالیٰ نے صافنات اور جیاد دونوں صفات کا بیان فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان میں ٹھہرنے
اور چلنے کے دونوں اچھے اوصاف جمع تھے یعنی جب وہ کھڑے ہوتے ہیں تو اپنی جگہوں پر بڑے سکون کے
ساتھ کھڑے ہوتے اور جب دوڑتے ہیں تو برق رفتاری سے دوڑتے ہیں۔ (تفسیر مظہری کرم)

۳۲۔ فرمانے لگے کہ مجھے ان گھوڑوں سے محض اس لئے محبت ہے اور پیار ہے کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کا ذریعہ
ہیں۔ ان کی وجہ سے دین کو شوکت حاصل ہوتی ہے میں ان سے اس لئے ہرگز محبت نہیں کرتا کہ یہ خوبصورت
ہیں یا بہت قیمتی ہیں میری ان سے محبت محض رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ آپ کے سامنے سے گھوڑوں کے
گزرنے کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ سب گھوڑے آپ کے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے تھانوں پر پہنچ گئے

۳۳۔ آپ نے پھر حکم دیا کہ ان گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے پیش کرو۔ جب گھوڑے پیش ہونے لگے تو آپ نے
ہر گھوڑے کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرتے اور اس کی پنڈلیوں کو بھی تھپکتے۔ اس سے گھوڑوں کے ساتھ
آپ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے نیز یہ کہ آپ گھوڑوں کی بیماریوں کے بھی ماہر تھے ٹانگیں ٹٹولتے وقت

یہ بھی خیال رکھتے کہ کسی گھوڑے میں کوئی نقص تو نہیں۔ نیز جلسہ وقت پر کر خود یہ کام کرنا آپ کی عظمت اور
فرض شناسی پر بھی دلالت کرتا ہے۔

۴ھ۔ آپ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے بیماری اتنی شدید اور اس کا عرصہ اتنا طویل تھا کہ آپ کا گوشت جسم
ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ گیا۔ وہ عظیم الشان تخت جس پر آپ بیٹھتے تھے تو آپ کے رعب و جلال کی
وجہ سے جن و انس پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا اب ضعف و نقاہت کی وجہ سے جسم بہت لاغر ہو گیا تھا
تخت پر جب تشریف رکھتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس پر روح اور بے جان جسم ہے جیسے کرسی پر ڈال دیا ہے
۵ھ۔ تو سینے بارگاہ الٰہی میں بڑے عجز و نیاز سے اپنی صحت کے لئے دعا کی جو مقبول ہوئی آپ بالکل صحت مند
ہو گئے۔ پہلے مغفرت کی دعا کی اس کے بعد ملک و حکومت بخشنے کا سوال کیا۔ ہر ایک کا سوال اپنے
ظرف کے موافق ہوتا ہے۔ مانگنے والے حضرت سلیمان ہیں اور جس سے مانگ رہے ہیں وہ رب العالمین
اکرم الاکرمین ہے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊘ فجار: جمع، واحد بدکار، نافرمان کافر ⊘ یَدَّبَّرُوا: کیا انہوں نے غور نہیں کیا ⊘
صٰفِنٰتُ: وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پاؤں کے سم کو موڑ کر اس پر ٹیک لگائے ہوں ⊘
تَوَارَتْ: وہ چھپ گیا ⊘ حجاب: پردہ، اوٹ، ملنے سے روکنا ⊘ طفق: وہ کرنے لگا ⊘ سوق
پنڈلیاں ⊘ اعناق: گردنیں ⊘ فَتَنَّا: ہم نے آزمائش میں ڈالا ⊘ کُرسِیّہ: کرسی ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ اہل ایمان و اہل کفر، اہل تقویٰ اور اہل فجور ہرگز برابر نہیں ⊖ کفار کے اس دعوٰی کا رد کہ
قیامت میں وہ اہل ایمان سے زیادہ انعامات پائیں گے ⊖ اہل ایمان کے لئے آخرت میں بلند و بہتر درجات ہیں ⊖
تدبر، امور کے انجام پر نظر رکھنا ہے ⊖ حدیث پاک میں ہے "دنیا میں اتنا کاروبار کرو جتنا تمہیں اس میں ٹھہرنا ہے
اور آخرت کے لئے اتنا عمل جمع کرو جتنی دیر تمہیں وہاں رہنا ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان
قاریوں (علماء) سے بچو جو اپنے علم و قراءۃ کے گھمنڈ میں ہیں کیونکہ یہ جابر دنیاداروں سے کہیں زیادہ فخر و کبر میں مبتلا
(بروایت حضرت انس) ⊖ اولاد عطیہ الٰہیہ سے ہے ⊖

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝٣٦ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ
غَوَّاصٍ ۝٣٧ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝٣٨ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝٤٠ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ
نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝٤١ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝٤٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝٤٣ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ
اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٤٤ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝٤٥ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ
ذِكْرَى الدَّارِ ۝٤٦ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝٤٧

پھر ہم نے ان کے لئے ہوا کو تابع کر دیا جو ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے نرم نرم چلا کرتی ○ اور
شیاطین کو بھی (تابع کیا) جو ہر ایک عمارت بنانے والا اور غوطہ لگانے والا تھا ○ اور تابع کر دیے تھے
جو بیڑیوں میں جکڑے رہا کرتے تھے ○ یہ ہے ہماری بے حساب بخشش خواہ آپ کسی کو دیں یا نہ دیں ○
اور البتہ (سلیمان) کے لئے ہمارے پاس مرتبہ اور عمدہ مقام ہے ○ اور ہمارے بندے ایوبؑ کو
یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری اور تکلیف دینے کے لئے شیطان نے چھو لیا ہے
○ (ہم نے حکم دیا) کہ (زمین پر) لات مارو (جس سے چشمہ نکل آیا) ہم نے فرمایا تمہارے نہانے اور
پینے کے لئے یہ سرد چشمہ بہہ رہا ہے (جس میں نہانے سے ان کو شفا ہوگئی) اور ہم نے ان کو ان کے اہل و
عیال اور اتنے ہی اور بھی اپنی مہربانی سے عنایت فرمائے (تاکہ) عقلمندوں کے لئے یادگار رہے ○
اور (حکم دیا کہ) اپنے ہاتھ میں جھاڑو کا تنکا لے کر مارو اور قسم میں جھوٹے نہ ہو اور ہم نے (ایوب) کو
صابر پایا وہ بڑے اچھے بندے اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے ○ اور ہمارے بندے ابراہیم اور اسحٰق اور
یعقوب کو بھی یاد کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے ○ ہم نے ان کو ایک خاص بات کے لئے جو دار آخرت کا یاد کرنا ہے
منتخب کر لیا تھا ○ اور وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگوں میں سے تھے ○ (۳۸/۳۶ تا ۴۷) * ت: ج

و منہ - "پس ہم نے ہوا کو آپ کا فرمانبردار بنا دیا - چلتی تھی آرام سے آپ کے حکم سے" کہ وہ ہوائی کو آپ کے

تابع فرمان کر دیا۔ ہواؤں کی رفتار کو آپ کے اختیار میں دے دیا۔ "جدھر آپ چاہتے۔"

۳۷۔" اور سب شیاطین بھی ماتحت کر دیے کوئی معمار کوئی غوطہ خور" شیطانوں کو آپ کا ماتحت کر دیا جن میں سے کئی فن تعمیر میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور کئی سمندروں کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر طرح طرح کے قیمتی موتی نکالنے کے فن میں ماہر تھے

۳۸۔" اور ان کے علاوہ (جو سرکش تھے) باندھ دیے گئے زنجیروں میں" ان میں سے ہر ایک کو آپ کے حکم کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ آپ کی اجازت کے بغیر وہ کہیں جا سکتے اور نہ کچھ کر سکتے

۳۹۔" (اے سلیمان!) یہ ہماری عطا ہے چاہے (کسی کو بخش کر) احسان کرو چاہے اپنے پاس رکھو" یہ نعمتیں عطا کرنے کے بعد ہر چیز کو اپنی مرضی سے خرچ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار بھی دے دیا۔ بغیر حساب کہہ کر اس خدشے کو بھی دور کر دیا کہ تم جس طرح چاہو استعمال کرو۔ تم سے اس بارے میں باز پرس تک نہ ہوگی

۴۰۔ یہ مژدہ بھی سنا دیا کہ انہیں ہماری بارگاہ عزت میں بڑا قرب حاصل ہے اور انہیں حسن مآب کی خوشخبری بھی دے دی یعنی ان کا انجام بھی بہت اچھا ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

۴۱۔" اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور اذیت دی" جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں۔

۴۲۔ ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مارو" چنانچہ آپ نے زمین پر پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا" یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو" چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہو گئیں۔

۴۳۔ ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے برابر اور عطا فرما دیے اپنی رحمت کرنے" چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مر چکی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل و رحمت سے اتنے ہی اور عطا فرما دیے۔ "اور عقلمندوں کی نصیحت کو"

۴۴۔" اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے" اپنی بی بی کو جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث "اور قسم نہ توڑ" بے شک

ذکری الدار

ہم نے اس کو صابر پایا کیا اچھا بندہ تھا" یعنی ایوب علیہ السلام" بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔
۴۵۔ ابراہیم و اسحٰق و یعقوب (علیہم السلام) عبادنا کا عطف بیان ہے۔ "اولی الایدی" یعنی اطاعت خداوندی میں اور دینی و معرفت الٰہیہ میں بصیرت مند تھے۔ حضرت ابن عباسؓ قتادہ اور مجاہد نے یہی تشریح کی اطاعت اور بدنی اعمال کی تعبیر لفظ ایدی (ہاتھ) سے کی کیونکہ ہاتھوں سے اکثر اعمال کئے جاتے ہیں اور الابصار سے معرفت خداوندی کی تعبیر کی کیونکہ آنکھیں ہی خداشناسی میں قوی ترین ذریعہ ہیں
۴۶۔ ہم نے ان کو ایک خاص بات کے لئے مخصوص کر لیا تھا اور وہ بات تھی آخرت کی یاد" ہمیشہ دار آخرت کی یاد رکھنے اور لوگوں کو یاد دلانے کے لئے ہم نے ان کو مخصوص کر لیا تھا۔ انبیاء کا یہی شیوہ ہوتا ہے۔ یاد آخرت خلوص طاعت کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ انبیاء کے پیش نظر اور ان کا اصل مقصد اللہ سے ملنا اور مقام قرب میں پہنچنا ہوتا ہے اور یہ آخرت ہی میں ہوگا۔
۴۷ "اور ہمارے نزدیک منتخب اور سب سے اچھے لوگوں میں تھے"۔ ان جیسے دوسرے لوگوں پر اللہ نے برگزیدگی عطا کی تھی اور ان میں سے منتخب کر لیا تھا۔ اخیار، خیر کی جمع ہے۔ (تفسیر مظہری - ج ۱۰)

لغوی اشارے ◯ رُخَآءً : ملائم، نرم نرم ◯ اَصَابَ : وہ پہنچا، وہ آ پہنچا ◯ غوّاص : غوطہ خور ◯ اَصْفَاد : زنجیریں، بیڑیاں ◯ اَمْسِکْ : تو روک رکھ ◯ مَسَّنِیْ : مجھ کو پہنچ گیا ◯ نُصْب : دکھ ◯ اُرْکُضْ : پاؤں مارنا، ایڑھی رگڑنا ◯ بَارِد : ٹھنڈا ◯ ضِغْثًا : جھاڑو ◯ تَحْنَث : تو قسم توڑ دے

تفہیمی خلاصہ ◯ حضرت سلیمان علیہ السلام جہاں ہوا وہاں پہنچا دیتی ◯ شیاطین حضرت سلیمان علیہ السلام کے حسب منشا اونچے محل، بڑے حوض کے برابر لگن اور لنگردار دیگیں بنا دیتے تھے ◯ سمندروں سے موتی جواہر نکال لاتے ◯ شیاطین کے اجساد کی اطاعت ان کی صلاحیت کے منافی تھی ◯ زنجیروں بیڑیوں میں جکڑ جانا ان کے شر و فساد سے روکنا ہے ◯ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سلیمانؑ بن داودؑ کو بہت بڑا ملک دیا گیا لیکن اس کے باوجود خشوع و خضوع میں بال برابر کمی نہ آئی ◯ حضرت ایوبؑ والد کی طرف سے ابراہیمؑ اور والدہ کی طرف سے حضرت لوطؑ سے نسبت رکھتے تھے ◯ آپ نے ۹۳ سال عمر پائی اور آپ کے متبعین کی تعداد ۳ تھی ◯ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بلا کو اولیا، اور شہادت احباء کے لئے چھپا رکھی ہے ◯ حضرات ابراہیم و اسحٰق علیہما السلام ان برگزیدہ میں سے ہیں جو ان سے پہلے گزرے یا بعد کو آئے تھے ◯

وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۝٤٨ هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ
لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝٤٩ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ۝٥٠ مُتَّكِـِٔينَ
فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝٥١ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
أَتْرَابٌ ۝٥٢ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٥٣ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ
مِنْ نَفَادٍ ۝٥٤ هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝٥٥ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٥٦
هٰذَا ۙ فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝٥٧ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝٥٨ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ
مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝٥٩ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ
أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠

اور یاد فرمائیے اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل کو، یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں ○ یہ نصیحت ہے
اور بے شک پرہیزگاروں کے لئے بہت عمدہ ٹھکانا ہے ○ سدا بہار باغات، کھلے ہوں گے ان کے لئے
سب دروازے ○ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ان میں طلب فرماتے ہوں گے وہاں طرح طرح کے پھل
اور مشروبات ○ اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی (عمر جمال کمال میں باہم مثل حوریں) ہوں گی۔ یہ
ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ روز حساب (تمہیں ملے گا) ○ بیشک یہ ہمارا (دیا ہوا)
رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ○ یہ (تو پرہیزگاروں کے لیے) اور بلاشبہ سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا
ہوگا ○ (یعنی) جہنم - وہ داخل ہوں گے اس میں - تو یہ کتنا تکلیف دہ بچھونا ہے ○ یہ کھولتا ہوا
پانی اور پیپ ہے پس چاہیے کہ وہ اسے چکھیں ○ اور اس کے علاوہ اسی کی مانند طرح
طرح کا عذاب ○ یہ (ان کی) دوسری فوج گھسنا چاہتی ہے تمہارے ساتھ کوئی خوش آمدید نہیں
انھیں یہ ضرور آگ تاپنے والے ہیں ○ وہ کہیں گے (ظالمو!) تمہیں کوئی خوش آمدید نہ ہو
تم ہی آگے لائے اس عذاب کو ہمارے سامنے - سو بہت برا ٹھکانا ہے ○ (۳۸/۴۸ تا ۶۰) ت: ضیا

۴۸: "اور یاد کرو اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو" یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو
تاکہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق و شوق حاصل کریں (اور ذوالکفل کی
نبوت میں اختلاف ہے) "اور سب اچھے ہیں۔"

2590

۴۹ ۔ یہ نصیحت ہے اور بے شک " آخرت میں " پرہیزگاروں کا ٹھکانا

۵۰ ۔ ہمیشہ رہنے کے باغ ان کے لئے سب دروازے کھلے ہوں گے ۔

(کنز الا[illegible]

۵۱ ۔ ان میں تکیہ لگائے " مرصع تختوں پر " ان میں بہت سے میوے اور شراب مانگتے ہیں ۔

۵۲ ۔ ان کے پاس نیچی نگاہوں والیاں ہمجولیاں حاضر ہوں گی " یعنی ایسی عورتیں جن کی نگاہیں شوہروں کے سوا دوسروں پر نہ پڑیں گی ۔ سب کی عمر ۳۳ سال ہوگی

۵۳ ۔ (اے مسلمانو) یہ وہ (نعمت) ہے جس کا روزِ حساب آنے پر تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے " حساب کے دن کی وجہ سے ہی تو مذکورہ نعمتوں تک رسائی ہوگی ۔

۵۴ ۔ بلاشبہ یہ ہماری عطا ہے جس کا (کبھی) اختتام نہ ہوگا ۔ (تفسیر مظہری ج)

۵۵ ۔ یہ تو ہوئی جزاء " (مذکورہ) اہل خیر کا معاملہ ہوا ۔ اس کے بعد اہل شر کے انجام کو بیان کیا جا رہا (یاد رکھو کہ) " سرکشوں کے لئے " طاغین ۔ جنہوں نے اللہ کے احکام سے سرکشی کی اور رسول کی تکذیب کی " بری بری جگہ ہے "

۵۶ ۔ دوزخ ہے جس میں وہ جائیں گے (آہ) کیا ہی برا بچھونا ہے

۵۷ ۔ یہ ہے ، پس اسے چکھیں ' گرم پانی اور پیپ ' ٭ حمیم گرم پانی کھولتا ہوا ، جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا ۔ غساق جہنمیوں کی کھالوں سے جو پیپ اور گندا لہو نکلے گا یا سخت ٹھنڈا پانی جس کا پینا نہایت مشکل ہوگا ۔ (ی ص)

۵۸ ۔ ہر طرح کا عذاب جوڑے جوڑے ہوگا ۔ کھانے کا عذاب پیپ اور تھوہڑ ، پینے کا عذاب کھولتا پانی اور خون ۔ ایسے ہی کاٹنے کے لئے سانپ بچھو ، غرضیکہ ہر چیز ہی جوڑے ہوں گے ۔

۵۹ ۔ کافروں کا سردار آگے آگے متبعین پیچھے پیچھے دوزخ میں داخل ہوں گے ۔

۶۰ ۔ غرضیکہ سردار تابعین کو اور تابعین سرداروں کو کوسیں گے ۔ معلوم ہوا کہ آپس کی محبت و اتفاق جنت کی رحمت ہے ، نا اتفاقی دوزخ کا عذاب ٭ " سرداروں سے تابعین کہیں گے " تم نے ہمیں بہکا کر کافر بنایا اور تم ہم کو یہاں لائے

(نور العرفان)

2591

لغوی اشارے ○ مُتَّکِئِیْنَ : تکیہ لگائے ہوئے ○ قٰصِرٰتُ : نظر کو روکنے والیاں ○ الطَّرْف : نظر ○ اَتْرَابٌ : ہم سن عورتیں ○ نَفَادٍ : ناپید ہو جانا ○ مَاٰب : لوٹنے کا وقت/جگہ ○ مِھَاد : بچھونا/ ٹھکانا ○ غَسَّاق : دوزخیوں سے بہنے والا پیپ ○ مُقْتَحِمٌ : ہولناک مقام میں گھس پڑنے والا ○ صَالُوا : گھسنے والے ○ قَدَّمْتُمُوْهُ : تم اس کو سامنے لائے ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام صبر میں اپنی مثال آپ تھے ○ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہمارے آقا و مولیٰ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد ہیں ○ حضرت الیسع کو الیاس علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں اپنا نائب بنایا تھا ○ حضرت ذوالکفل حضرت الیسع کے ابن عم تھے ○ افضل، مفضول سے زیادہ متحمل ہوتا ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بنایا ○ جنت عدن خواص اور مقربین کا ٹھکانا ہے ○ مرحبا۔ یہ کلمہ ہر آنے والے کے اکرام و اظہار مسرت کے لئے کہا جاتا ہے ○ مرحبا کہنا سنت ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر بی بی ام ہانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ○ حضرت ام ہانیؓ جناب ابوطالب کی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور مسجد حرام کے دروازوں میں سے ایک باب کا نام باب ام ہانی ہے اس لئے کہ آپؓ کا گھر اسی جانب تھا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج حضرت بی بی ام ہانی کے دولت کدہ سے ہوئی۔

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝ ٦١ وَقَالُوا مَا
لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۝ ٦٢ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝ ٦٣ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝ ٦٤ ع
قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ٦٥ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ ٦٦ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ
أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝ ٦٧ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِذْ يَخْتَصِمُونَ
۝ ٦٨ إِنْ يُوحٰى إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ ٦٩ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ
إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝ ٧٠ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا
لَهُ سٰجِدِينَ ۝ ٧١ فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ ٧٢ إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ اسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۝ ٧٣

وہ کہیں گے اے پروردگار جو اس کو ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ میں دونا عذاب دے ۝ اور کہیں گے کیا
سبب ہے کہ (یہاں) ہم ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جن کو بروں میں شمار کرتے تھے ۝ کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا
کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان (کی طرف) سے پھر گئی ہیں ۝ بےشک یہ اہل دوزخ کا جھگڑنا برحق ہے ۝
کہہ دو کہ میں تو صرف ہدایت کرنے والا ہوں اور خدائے یکتا (اور) غالب کے سوا کوئی معبود نہیں ۝ جو
آسمانوں اور زمین میں اور جو (مخلوق) ان میں ہے سب کا مالک ہے غالب (اور) بخشنے والا ۝ کہہ دو
کہ یہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے ۝ جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے ۝ مجھ کو اوپر کی مجلس
(والوں) کا جب وہ جھگڑتے تھے کچھ بھی علم نہ تھا ۝ میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں
کھلم کھلا ہدایت کرنے والا ہوں ۝ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان
بنانے والا ہوں ۝ جب اس کو درست کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا ۝
تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ۝ مگر شیطان اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا ۝ (۳۸/۶۱ تا ۷۴ ✱ ت: ج)

۶۱۔ کہیں گے اے ہمارے رب! جس (بدبخت) نے آگے کیا ہمارے لئے یہ عذاب پس
بڑھا دے اس کا عذاب دوگنا آگ میں۔

۶۲۔ آپس میں خوب الجھنے کے بعد وہ ادھر ادھر دیکھیں گے۔ اور غلامانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا
کو جن کی آنکھیں ڈھونڈ رہی ہوں گی جب وہ نظر نہیں آئیں گے تو ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ
وہ جن کو ہم برا بھلا کہا کرتے تھے وہ تو یہاں کہیں دکھائی نہیں دے رہے۔ وہ یہاں آئے ہی نہیں یا
ہماری آنکھیں چکرا گئی ہیں اور ہم کو وہ نظر نہیں آ رہے۔

۶۳۔ ہم جن کا تمسخر اڑایا کرتے تھے یا پھر گئی ہیں ان کی طرف سے ہماری آنکھیں

۶۴۔ دوزخیوں کا آپس میں اس طرح جھگڑنا بالکل درست ہے۔ اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں

۶۵۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرماتے ہیں کہ آپ اپنی قوم کو بتا دیجئے کہ تم
جس راہ پر گامزن ہو تو وہ سیدھی جہنم کی طرف جاتی ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے مبعوث فرمایا
ہے کہ میں تمہیں بروقت متنبہ کر دوں تاکہ تم اپنی اصلاح کر لو اور شرک و کفر کو ترک کر کے توحید
خداوندی پر ایمان لاؤ تاکہ تمہیں ابدی نعیم جنت سے بہرہ ور کیا جائے * میری تعلیم کا خلاصہ یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں یکتا ہے

۶۶۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اور ان کے درمیان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے کوئی اس سے زیادہ قدرت و طاقت
والا نہیں (اس کی شان نرالی ہے)۔ بڑے سے بڑا گناہ گار جب سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اتنا مہرباں
ہے کہ اس مجرم کو بھی بخش دیتا ہے۔

۶۷۔ "فرما دیجئے یہ بڑی اہم اور عظیم خبر ہے"۔ ھو کا مرجع قرآن کریم ہے یا بعض کے نزدیک قیامت ہے

۶۸۔ تم اس سے منہ موڑے ہوئے ہو۔ (ضیاء القرآن)

۶۹۔ اگر میں صاحبِ وحی رسول نہ ہوتا تو مجھے عالمِ بالا کے ان واقعات کی خبر کیسے ہوتی جو انسانوں کی
پیدائش سے پہلے ہو چکے ہیں کیونکہ ان واقعات کا پتہ تاریخ اخبار وغیرہ کسی ذریعہ سے نہیں
لگ سکتا مگر ان واقعات کو جانتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں۔ ثابت ہوا کہ سچا نبی اور صاحبِ وحی ہوں۔

* عالمِ بالا سے مراد فرشتے ہیں اور ان کے جھگڑنے سے مراد رب تعالیٰ سے یہ عرض کرنا "اتجعل
فیھا من یفسد فیھا" معلوم ہوا کہ محبوبین کا رب سے جھگڑنا برا نہیں بلکہ ان کا ناز ہے

۷۰۔ مجھے یہ تمام وحی اس لئے ہوتی ہے کہ میں نبی نذیر بشیر ہوں بغیر علم غیب نبوت کا کام

انجام نہیں جانتا مجھے صرف یہ وحی ہوئی کہ میں نبی ہوں (نور العرفان)

۷۱۔ "جب آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں" یعنی ایک جسم خاکی بشر بنانے والا ہوں۔ انسان کو بشر زمین سے اس کی نسبت اور تعلق کے سبب کہا یعنی زمین سے ہی اس کی ساری وابستگی ہے۔

۷۲۔ "سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں" یعنی اسے انسانی پیکر میں ڈھال لوں اور اس کے تمام اجزاء درست اور برابر کر لوں۔ "اور اس میں اپنی روح پھونک دوں" یعنی وہ روح جس کا میں ہی مالک ہوں، میرے سوا اس کا کوئی اختیار نہیں رکھتا اور جس کے پھونکنے سے یہ پیکر خاکی، زندگی، حرکت اور توانائی سے بہرہ یاب ہو جاتا۔ انسان کے شرف وعظمت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اس میں وہ روح پھونکی گئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی روح قرار دیا۔ "تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا" یہ سجدہ تعظیمی ہے سجدہ عبادت نہیں۔ یہ تعظیمی سجدہ پہلے جائز تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں کو اس کا حکم دیا۔

۷۳۔ "چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا"۔ یہ انسان کا دوسرا شرف ہے کہ اسے مسجودِ ملائک بنایا یعنی فرشتے جیسی مقدس مخلوق نے اسے تعظیماً سجدہ کیا۔ (فتح القدیر)

۷۴۔ "مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تکبر کیا۔ اور وہ تھا کافروں میں سے" یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت اور اس کی اطاعت سے استکبار کی وجہ سے وہ کافر ہو گیا۔ ( می ۔ ص )

لغوی اشارے ○ زاغت : وہ چوک گئی، وہ پھر گئی ○ سِخۡرِیًّا : ٹھٹھا ہنسی ○ تَخَاصُم : جھگڑنا، خصومت ○ بَشَر : آدمی، انسان ○ نَفَخۡتُ : (جب) میں پھونک دوں ○ فَقَعُوۡا : گر پڑنا ○ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ○ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے بُرے طریقے کی بنیاد ڈالی تو قیامت تک اس پر اس کا اور دوسروں کا گناہ ہوگا جنہوں نے اس پر عمل کیا ہوگا ○ فقراء و مساکین کی، ان کے ہاں دولت پہنچنے سے پہلے امداد کیا کرو ○ جنت میں وہ بادشاہ ہوں گے جو آج اجڑے بالوں اور پرانے کپڑے والے ہیں ○ اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور یکتائی کو پسند فرماتا ہے یعنی اس قلب کو جو صرف اس کا ہو کر رہے۔

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ
مِنَ الْعَالِينَ ۝ ٧٥ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ ٧٦
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ ٧٧ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ
الدِّينِ ۝ ٧٨ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ ٧٩ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ
۝ ٨٠ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ ٨١ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ٨٢ إِلَّا
عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ ٨٣ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ ٨٤ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ٨٥ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ ٨٦ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ ٨٧ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ

فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کو سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آ گیا یا تو تھا ہی مغروروں میں سے ۝ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ۝ فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندہ گیا ۝ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ۝ بولا اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں ۝ فرمایا تو تو مہلت والوں میں ہے ۝ اس جانے ہوئے وقت کے دن تک ۝ بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا ۝ مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ۝ فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں ۝ بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے ۝ تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں ۝ وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے ۝ اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ۝

(٣٨/ ٧٥ تا ٨٨ * ت : ک)

٧٥ ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کو میں نے ماں باپ کے واسطہ سے پیدا کیا۔ لیکن آدمؑ کو بلا واسطہ محض اپنی قدرت سے پیدا فرمایا تو یہاں "ید" کا معنی ہے قدرت اور یہ استعمال لغتِ عرب میں عام ہے اور دو ہاتھ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انسان دو مختلف الحقیقت چیزوں سے مرکب ہے جو مادی اور روح جو مجردات سے ہے۔ تو بنایا ایک ہاتھ سے اس کے ظاہری جسم کو دوسرے ہاتھ سے اس کے باطن یعنی روح کو تخلیق فرمایا

* شاید ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کی دو وجہیں ہو سکتی تھیں۔ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہے کہ تو نے کس وجہ سے

سے سجدہ نہیں کیا۔ کیا تو نے بلا وجہ گھمنڈ اور غرور کی وجہ سے میرے حکم کو نہیں مانا یا تو نے یہ گمان کر لیا کہ
تو بہت عالی مرتبت ہے تجھے آدم کو سجدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ حکم فقط ان فرشتوں کو ہے جو کم درجہ کے ہیں
اگر گھمنڈ کے باعث تو نے ایسا کیا ہے تو تو نے بہت برا کیا اور اگر تو اس دوسری غلط فہمی کا شکار ہو گیا
تو یہ بھی سراسر تیری کم فہمی اور نالائقی ہے۔ (ضیاء القرآن)

۷۶۔ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آگ مٹی کو کھا جاتی ہے
اسی وجہ سے میں نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا۔

۷۷۔ "فرمایا یہاں سے نکل جا۔ تو مردود ہے"

۷۷۔ "فرمایا۔ یہاں سے نکل جا۔ تو مردود ہے" ارشاد ہوا اچھا تو فرشتوں کے لباس
سے اتر اور تو ملعون ہے اور میری عنایات و رحمت سے مردود ہے

۷۸۔ اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (پھٹکار) رہے گی" اور حساب کے دن تک تجھ پر میرا قہر
عذاب اور غضب رہے گا۔ اور کہا گیا کہ خدا نے بحر کی طرف اس کو پھینک دیا کہ جہاں چوروں کی طرح ہے

۷۹۔ عرض کیا کہ اس دن تک کہ لوگ مر کر حساب کے لئے زندہ ہوں مجھے مہلت دے

۸۰۔ فرمایا "پس تجھ کو مہلت ہے" اس مہلت دینے کا فیصلہ پہلے ہی علم الٰہی میں ہو چکا تھا۔ یہ اس کی دعا کا نتیجہ نہیں ہے
۸۱۔ (یہ مہلت) مقررہ وقت کے دن تک ہے" وقت مقررہ سے مراد نفخہ اولیٰ ہے
۸۲۔ "عرض کیا تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا" شیطان نے بڑے دعوے
سے کہا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ ہی کر کے رہوں گا۔

۸۳۔ "ماسوائے ان میں سے تیرے خاص بندے" تیرے خاص بندے مجھ سے گمراہ نہ ہوں گے یعنی ایماندار نیک کردار
۸۴۔ فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہا کرتا ہوں" میں حق بات ہی کہا کرتا ہوں کہ تجھ سے (اور)
۸۵۔ تجھے "جو تیرا کہا مانے گا ان سب سے جہنم بھر دوں گا" مجھے کیا پرواہ ہے۔ تم میں سے اور ان میں سے کسی
کو نہیں چھوڑوں گا۔

۸۶۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ارشاد فرمایا" اے محبوب تم کہہ دو میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا
اور نہ میں جھوٹے مدعیوں میں سے ہوں۔ (تفسیر مظہری۔ ک)
۸۷۔ یہ کتاب مقدس (قرآن) جو میں تمہیں صبح و شام پڑھ پڑھ کر سنایا کرتا ہوں۔ یہ تو سارے جہانوں

کے لئے صحیفۂ رشد و ہدایت ہے۔

۸۸۔ اب اگر اس کی بیان کردہ حقیقتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم طوعاً و کرہاً اس کی صداقت کا اعتراف کرو گے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ○ طِيْنٍ: گارا، مٹی، خاک، مٹی اور پانی دونوں کا آمیزہ، گِل، کیچڑ ○ رَجِيْمٌ: ملعون، مردود، راندہ ہوا ○ اُغْوِيَنَّهُمْ: میں ان کو ضرور گمراہ کر دوں گا ○ اَمْلَئَنَّ: میں ضرور بھر دوں گا ○ مُتَكَلِّفِيْنَ: بناوٹ کرنے والے، لوگوں کو دکھانے کے لئے اطاعت خداوندی کا اظہار کرنے والے (ال و

تفہیمی خلاصہ ○ حضرت آدمؑ کی شرافت کا سبب تخلیق بلا واسطہ ہے ⊖ انسان دو صفتوں لطف و قہر کا مظہر ہے ○ خود کو اعلیٰ سمجھنا ابلیسی بیماری ہے جس سے بڑا اور کوئی عار نہیں ⊖ ہاتھوں سے تخلیق، روح کا پھونکنا، معلم اسماء بنانا، مسجود ملائکہ قرار دیئے جانے کے اسباب ہیں ⊖ مٹی میں برکت رکھی گئی ہے ⊖ ابلیس ہر خیر و کرامت سے دور ہوا ⊖ ابلیس پر دائمی لعنت ہے ⊖ ابلیس کو [illegible] تک مہلت دی گئی ⊖ جو حق سے دور ہو اس کے حالات بگڑ جاتے ہیں ⊖ ابلیس محبوبان خدا کو گمراہ نہ کر سکے گا اس بات کا خود اس نے اعتراف بھی کیا ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور میری امت کے صالحین تکلف سے بیزار ہیں ⊖ دعا میں مسجع الفاظ کا استعمال بھی تکلف ہے ⊖ فرمایا: متکلف کی تین علامات ہیں۔ اپنے سے بڑے اور غالب سے کوئی شے چھیننا چاہے، مقدور سے باہر چیز کے حصول کی کوشش کرے، ایسی بات کہے جو خود نہیں جانتا